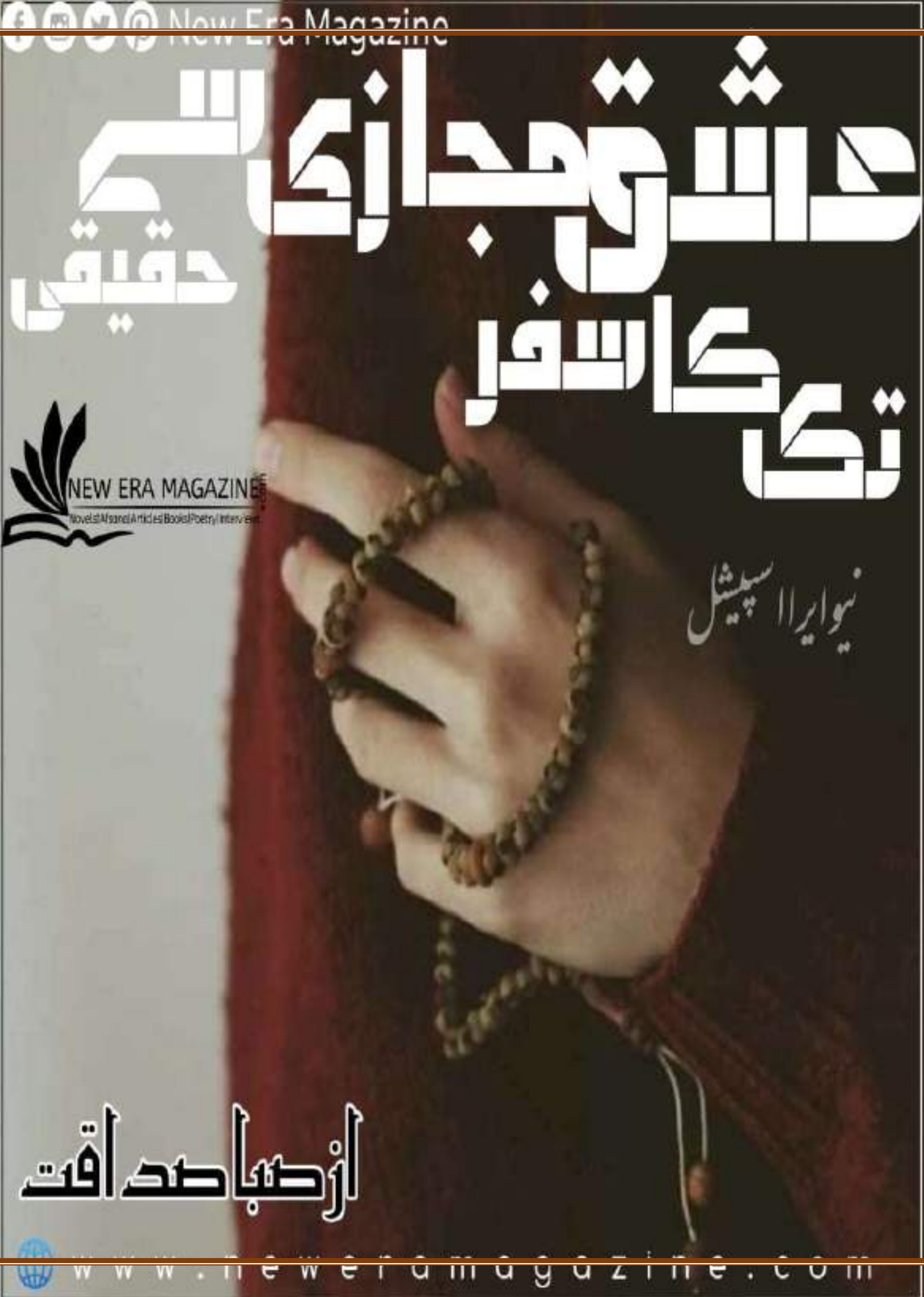

New Era Magazine
عشق مجازی سے حقیقی تک کا سفر
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview
نیو ایرا اسپیشل
از صبا صداقت
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر

از صبا صداقت

(قسط_1)

صباصداقت نے یہ ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

****

Copyright by New Era Magazine

یہ منظر سعودی عرب کے شہر مکہ کا ہے۔مکہ جہاں خدا کا گھر ہے۔ جس کی زیارت کے لئے دنیا بھر سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ کعبہ کے قریب بیٹھی وہ دنیا جہاں سے بے نیاز اس سوچ میں مگن تھی کہ آج اس مقدس مقام کو چھوڑ کر واپس جانا ہے۔ کعبہ کی سیڑھیوں میں بیٹھی وہ زاروقطار رو رہی تھی۔ آنسو لڑیوں کی صورت میں آنکھوں سے بھکر رخساروں پر گر رہے تھے۔ لوگوں کے ہجوم میں بھی وہ تنہا صرف خدا کی ذات سے روبرو تھی۔ نہ جانے کتنے ہی سوچیں بیک وقت ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔ نظریں مسلسل خانہ کعبہ پر مرکوز تھی۔۔۔۔نہ جانے وہ کون سا لمحہ تھا جب کسی نے یہ کہہ کر اس کی سوچوں کے تسلسل کو توڑا کہ چلو اب چلنا ہے۔۔ فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے ۔۔۔۔یہی سب سے اذیت ناک لمحہ تھا جب حرم پاک کو چھوڑ کر واپس جانا تھا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ کاش کوئی کہہ دے کہ رک جاؤ چند لمحے ہی سہی مگر رک جاؤ ۔۔۔ مگر ہوتا وہی ہے جو قسمت کو منظور ہو۔۔۔۔اور بل آخر وہی ہوا خدا سے بے پناہ محبت کے بعد بھی حرم سے باہر آنا پڑا۔۔۔ پھر کیا تھا الٹے قدموں کے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی حرم سے باہر کا رستہ اپنایا اور دل بے قرار کے ساتھ ہوٹل تک کا سفر طے کیا ۔۔۔ تھکے ہارے دل کے ساتھ واپسی کا سفر شروع ہوا۔۔۔۔اور یہی وہ وقت تھا جب زندگی دوبارہ پہلے کی طرح رواں دواں ہو گئی۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اگلا منظر

یہ منظر لاہور کے بنے ایک سادہ رہائشی گھر کا ہے۔۔۔اس گھر کو انتہائی سادگی سے تعمیر کیا گیا تھا۔۔۔۔ڈبل پورشن کا یہ گھر اپنے اندر بہت خوبصورتی لئے ہوئے ہیں ۔۔۔اوپر کے پورشن میں اس کا کمرہ تھا۔۔کمرے میں سفید رنگ کے بیڈ پر غلابی چادر بیڈ کو کسی دلہن کی طرح پیش کر رہی تھی۔۔۔بیڈ کے ساتھ کاوچ پر بیٹھی ہر رات کی طرح آج بھی رات کے پچھلے پہر وہ کتابوں سے دوستی میں مصروف تھی۔۔۔میٹرک کے پیپر چل رہے تھے اور اسے دن رات ایک کر کے ٹاپ کرنا تھا ۔۔پڑھائی سے زیادہ زندگی میں کوئی اہم چیز نہیں تھی اس کے لئے۔۔عزہ اپنی ماں کی فرمابردار بیٹی تھی۔۔مانو جیسے نیکیوں کا صلہ ہو۔۔۔۔بے حد مؤدب ہر کسی کی عزت کرنے والی۔۔۔اس کے ماتھے پے کبھی بل نہیں آئے اور یہی چیز اسے دوسروں سے مختلف بناتی تھی۔۔۔اپنی عمر سے زیادہ ذہین عقلمند اور سلیقہ مند لڑکی ۔۔۔سب کی پسندیدہ۔۔۔دنیا جہاں کی محبت دل میں سموئے وہ ہمیشہ حق بات کہتی اور دھیما لہجہ استعمال کرتی تھی۔۔۔اس کی زندگی کے تار چند ہی لوگوں سے جھڑتے تھے۔۔۔جن میں سر فہرست اس کی کزن آتی تھی۔۔۔سگی بہنوں سے زیادہ

Copyright by New Era Magazine

سمجھتی تھی وہ حیا کے مزاج کو۔۔۔۔)۔عمر میں بھلے کتنا ہی فرق تھا)۔مگر تھی وہ ایسے ہیں جیسے ہم عمر ہو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔یہ سمجھنے کے لئے ایک لمحہ بھی بہت ہے اور ایک زندگی بھی کم ہے۔۔۔حیا شاید یہی سمجھنے سے قاصر تھی کہ در حقیقت محبت ہوتی کیا ہے۔۔۔ حیا کو لگتا تھا کہ اسے اپنی ہر چیز سے بے پناہ محبت ہے۔اس کی زندگی میں آنے والے ہر انسان سے محبت ہے۔)۔ایسا شاید اس لئے بھی تھا کیوں کہ اس کا دل صاف تھا محبت بانٹتی تھی تو سمجھتی تھی بدلے میں ہر کسی سے محبت ہی ملے گی))۔مگر جب ایسا نہیں ہوا تو حیا کا دل جو کانچ سے زیادہ نازک اور پھول سے زیادہ نرم تھا یک لخت ہی ٹوٹ گیا ۔۔کچھ اپنوں کے رویوں نے اسے ایسا توڑا کہ بس پھر ٹوٹتی چلی گئی۔۔۔۔محبت سے اس کا اعتماد آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا۔۔اس کا دل موم سے زیادہ نرم اور کانچ سے زیادہ شفاف تھا۔۔۔تب ہی وہ بے حد جذباتی طبیعت کی مالک تھی۔۔ہر چیز کو سر پر سوار کرنے والی ہر کسی پر اندھا اعتبار کرتی تھی۔۔۔ہر کسی سے خلوص سے ملتی اور کبھی دل میں کسی کے لیے کچھ منفی نہ رکھتی۔۔۔۔۔مگر جب لوگوں نے اس کے خلوص کو ٹھیس پہنچائی تو اس کا اعتبار لفظ محبت سے اٹھنا شروع ہو گیا۔۔۔کزن ہو یا دوست

Copyright by New Era Magazine

احباب فیملی ہو یا کوئی غیر سب سے محبت سے پیش آتی تھی۔۔۔ کبھی کسی کو کوئی چیز دینے سے انکار نہیں کرتی تھی۔۔۔اور یہی اس کی خصوصیت تھی۔۔۔

حیدر صاحب کے تین بیٹے تھے اور دو بیٹیاں۔۔۔سب سے بڑا بیٹا ذران حیدر پھر فرحان حیدر اور پھر عالیان حیدر اور بیٹیاں نمرہ حیدر اور حرا حیدر۔۔۔ذران حیدر حیدر صاحب کا سب سے بڑا اور سمجھدار بیٹا ہے۔۔۔۔بچپن سے ہی نہایت سمجھدار اور ہر معاملے کو تحمل سے سلجھانے والا۔۔۔۔عقل منداور باشعور۔۔۔۔۔۔زران نے ایم بی اے کر کے بینک میں جاب اسٹارٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔دراز قد سفید رنگت ،گلابی ہوتے گال ،عنابی ہونٹ جیسے لپسٹک لگا رکھی ہو اور چہرے پر ہمیشہ کی طرح مسکراہٹ سجائے بالوں کو جل لگا کے سیٹ کر کے وہ آج بھی بینک جاتے ہوئے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ہر سال کی طرح اس سال بھی وہ ریزلٹ کے لئے بہت فکر مند تھی۔۔۔۔۔جتنا مرضی پڑھ لیتی پھر بھی فکر مند رہتی۔۔۔۔کتنی دیر نماز کے بعد دعا کرتی رہی ۔۔۔۔۔یااللہ پاک آپ ہمیشہ میری دعاؤں کو قبول کرتے ہیں۔۔۔۔اس بار بھی میری دعا قبول کریے گا۔۔۔۔۔یااللہ کچھ بھی ہو جائے بس میرے پانچ سو سے اوپر نمبر آئے اور میری فرسٹ ڈویژن بن جائے یااللہ میں یونیورسٹی جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ خدارا میرے اتنے اچھے نمبر آ جائیں یونیورسٹی میں داخلہ مل جائے۔۔۔۔۔۔کتنی ہی دیر روتی دعا مانگتی رہی۔۔۔۔۔جب دل کو کچھ سکون ہوا جا نماز اٹھا کر لیٹ گئی ۔۔۔۔مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔کیونکہ صبح اس کا گریجویشن کا رزلٹ آنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

زور وشور سے حیا کے لیے رشتے دیکھے جا رہے تھے۔۔۔

۔رشتہ شادی۔ محرم زندگی بدلنے والی ہے۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ تو بس اسی سوچ میں مگن تھی۔لوگ آکر اسے دیکھ رہے تھے پسند کر رہے تھے۔ مگر حیا کی سوچ بس ایک ہی بات میں اٹکی تھی کہ آخر اس کا محرم کیسا ہو گا وہ اسے پسند بھی کرے گا یا نہیں۔۔۔۔

وہ اس سے محبت بھی کرے گا یا نہیں۔۔۔۔

محبت محبت ہوتی کیا ہے حیا شاید ابھی تک محبت کے مفہوم کو سمجھ نہیں پا رہی تھی ۔عشاء کی نماز پڑھ کر دعا مانگنے بیٹھ گئی۔یااللہ میرے دل کو سکون دے دے۔یااللہ پاک میں نہیں جانتی میرے حق میں کیا بہتر ہے۔ماں باپ اولاد کے حق میں بہتر فیصلہ کرتے ہیں۔یااللہ جو میرے حق میں بہتر ہے میرے والدین کی رہنمائی اس کی جانب کر دے۔۔۔

یااللہ آپ جانتے ہیں میرے حق میں کیا اچھا ہے۔یااللہ مجھے نیک مخلص محبت کرنے والا ساتھی عطا کر۔یااللہ مجھے بہت ڈر لگتا ہے میرے لئے آسانیاں پیدا کر دے یہ دعا کرتے ہوئے حیا کی ہچکی بندھ گئی حیا زار و قطار رونے لگی۔میرے مولا میرے لئے آسانیاں پیدا کر دے۔آنسو موتیوں کی طرح حیا کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ کتنی دیر حیا دعا مانگتی رہی۔

Copyright by New Era Magazine

یہ حیا کا ہمیشہ کا معمول تھا کہ جب بھی بہت اداس ہوتی لمبی لمبی دعائیں مانگتی اللہ پاک سے باتیں کرتی رہتی جب تک دل کو سکون نا مل جاتا۔حیا کو دعا مانگتے وقت محسوس ہوتا تھا جیسے وہ خدا کے بے حد قریب ہو اور ہر بات کا جواب اسے مل رہا ہوں۔اور یہ خدا سے محبت کا پہلا مرحلہ ہے جسے انسان طے کرتا ہے۔وہ شخص تو بے حد خوش نصیب ہے کہ جس سے محبت خدا کرے۔مگر اس انسان کا بھی درجہ کچھ کم نہیں کہ جو خدا سے محبت کرے اور حیا کا شمار بھی اب انہیں لوگوں میں ہونے لگا تھا وہ خدا سے محبت کی منزلیں طے کر رہی تھی۔اسی لئے اس کا تعلق خدا سے بہت مضبوط ہو گیا تھا۔دعا بھی منہ میں ہوتی تھی اور مقبولیت اختیار کر جاتی تھی۔یہ تھی اس کی خدا سے محبت یا شاید خدا کی حیا سے محبت۔۔۔۔

ماضی

ساری رات جاگنے کے بعد بھی حیا کی آنکھوں میں نیند کا ذرا برابر نشان نہ تھا..... صبح ہوتے ہی دھڑکتے دل کے ساتھ حیا نے فون پکڑا اور انٹرنیٹ پر رزلٹ چیک کرنے لگی ۔۔۔ایک ایک کر کے رول نمبر ڈائل کرنے لگی دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے پھٹ جائے گا۔۔۔۔چہرے پر کئی رنگ آرہے تھے اور کئی جا رہے تھے۔۔۔۔دلی مضطر کے ساتھ چیک ریزلٹ کا بٹن دبایا اور آنکھیں بند کر لیں پھر آہستہ سے آنکھیں

Copyright by New Era Magazine

کھولیں تو حیرت میں گم ہو گئی پھر اچانک بیڈ سے چھلانگ لگا کر اٹھی اور تقریباً ڈانس کرتی کچن میں گئی اور ایک ہی سانس میں بولیں ماماماماما

ماما

ماما میرا رزلٹ آ گیا ماما میری فرسٹ ڈویژن آئی ہے میں نے گریجویشن فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لیں حیا کی ماما نے خوشی سے جھومتی بیٹی کو سینے میں بھینچ لیا اور ماتھا چوم کر مبارکباد دی۔۔۔حیا سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی کیونکہ یہی تو اس کی خواہش تھی جو پوری ہو گئی تھی حیا کی بہنوں کی شادی ہو چکی تھی اور ایک ہی اکلوتا بھائی تھا جس میں حیا کی جان بستی تھی جب تک حیا سارے دن کی کہانیاں بھائی کو سنا لیتی حیا کو چین نہیں ملتا۔۔۔ارتضی حیا کا بھائی کم بہن زیادہ تھا ہر بات میں حیا کو مشورہ دیتا کہ ایسے کرو ایسے نہ کرو۔۔۔۔۔یہ پہنو یہ نہ پہنو۔دونوں ایک دوسرے کے بہترین دوست تھے۔۔۔حیا کی جان اپنی بہنوں میں بھی ایسے ہی بستی تھی جیسے اپنے بھائی میں۔۔۔۔۔

زاران حیدر کے چاچو کے چار بچے تھے۔۔۔تین بیٹے اور ایک بیٹی۔۔۔۔شکیل برہان ،نوید برہان،اور شرجیل برہان اور بیٹی ماریا برہان۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

نوید برہان اور شرجیل برہان ذران سے بڑے تھے۔۔۔جبکہ شرجیل ذراان کا ہم عمر اور ماریا ذراان سے عمر میں کم تھی۔۔۔ذراان کی اپنے سب کزنز کے ساتھ دوستی مثالی تھی۔۔۔مگر لڑکیوں کے ساتھ زیادہ فری ہونا ذراان کی عادت نہ تھی۔۔۔۔جبکہ ماریہ کو ہر وقت ذراان کے سر پر سوار رہنے کا شوق رہتا تھا۔۔۔۔کسی نہ کسی بہانے زران کے قریب آتی اور ان چیزوں سے ذراان کو سخت نفرت تھی۔۔۔وہ ماریا کو اپنی سگی بہنوں کی طرح رکھتا تھا مگر ماریا کے دل و دماغ میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ماریا تو نا جانے دل ہی دل میں ذراان کو اپنے خوابوں کا شہزادہ سمجھ بیٹھی تھی ۔۔۔سمجھنا کچھ غلط بھی نہیں تھا مگر ماریہ کا طریقہ ضرور غلط تھا۔۔۔۔ماریہ نے ذراان کو اپنے دل و دماغ پر سوار کر لیا تھا جو کہ کسی بھی لڑکی کے لئے مناسب نہیں ہے ۔۔۔!۔پھر جب کہ زران کے دل میں ماریہ کے لیے ایسی کوئی بات نہیں تھی ۔۔۔بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہو گا کے ذراان کے دل میں کسی بھی لڑکی کے لئے کوئی بات نہیں تھی۔۔۔زران لڑکیوں کی بہت عزت کرتا تھا۔۔۔وہ اتنا گڈ لوکنگ تھا کہ کوئی بھی لڑکی اسے پسند کر سکتی تھی مگر وہ شاید اپنی تمام محبتیں اپنی شریک حیات کے لیے سنبھال کے رکھنا چاہتا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(باقی آئندہ انشاءاللہ!)

Copyright by New Era Magazine

نوٹ

عشق مجازی سے عشق حقیقی تک کا سفر از صبا صداقت پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine